عارف سیمابی سیالکوٹی ایم۔اے۔

زکوٰۃ

دینِ فطرت ہے مساوات و اخوت کا پیام
مہر و الفت کا، تخیر کا، سخاوت کا پیام

اہل ایماں پہ ہے واجب جس طرح صوم و صلوٰۃ
فرض ہے ہر صاحبِ مقدور پر، یوں ہی زکوٰۃ

ایک جزوِ خاص دینا اپنے ایسے مال سے
جس کا مصرف کچھ نہ ہو، بیکار ہو اک سال سے

راہِ حق میں صرف کرنا اپنی دولت، ہے زکوٰۃ
بے کس و نادار انساں کی حمایت ہے زکوٰۃ

ایسا انساں اپنی روزی جو کما سکتا نہ ہو
ناتواں ہو، بارِ محنت کا اٹھا سکتا نہ ہو

بے وسیلہ ہو، تہی کیسہ ہو، یا اتنا غریب
پیٹ بھرنے کو نہ ہو نانِ جویں جس کو نصیب

لاغر و مفلوج ہو، مجبور ہو، ناچار ہو
بے بصر، بے دست و پا ہو یا کوئی بیمار ہو

ہو مسافر، یا اسیرِ گردشِ افلاک ہو
یا غمِ افلاس کے ہاتھوں گریباں چاک ہو

ہو ضعیفہ یا زنِ بیوہ ہو یا کوئی یتیم
ہو گرفتارِ حوادث یا شکارِ یاس و بیم

اختتامِ جذبۂ تحقیر و نخوت ہے زکوٰۃ
جذبۂ ایثار ہے، احساسِ الفت ہے زکوٰۃ

بھوک کا، افلاس کا، غم کا، مصیبت کا علاج
تنگدستی کا، پریشانی کا، عسرت کا علاج

ضامنِ راحت، طلوعِ سربلندی ہے زکوٰۃ
ملتِ اسلام کی شیرازہ بندی ہے زکوٰۃ

انہدامِ لعنتِ سرمایہ داری ہے زکوٰۃ
اک نویدِ آمدِ فصلِ بہاری ہے زکوٰۃ

ایک دستورِ معاشی، اک نظامِ اقتصاد
جس کا مقصد گردشِ دولت، سقوطِ فساد